اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

# الفضل

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

دارالامان قادیان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| جلد ۲۷ | ۲۸ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۶ جولائی ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۶۱ |


Digitized by Khilafat Library Rabwah

## غیر مبایعین کو فیصلہ کُن مناظرہ کی دعوت

غیر مبایعین کی جماعت احمدیہ اور اس کے مرکز سے علیحدگی پر پچیس سال گزر چکے ہیں۔ اس عرصہ کی تاریخ میں غیر مبایعین کا نمایاں ترین کارنامہ یہی ہے۔ کہ انہوں نے جگہ بہ جگہ جماعت احمدیہ کے خلاف زہر پھیلایا۔ اور فضاء کو مسموم کرنے کی کوشش کی۔ جماعت احمدیہ سے علیحدہ ہونے والے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق انتہا درجہ کی بدزبانی کرنے والے۔ حتیٰ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات والا صفات کے خلاف حد درجہ کی گستاخی اور شرارت کرنے والے غیر مبایعین کی آنکھوں کا تارا بنتے رہے۔ انہوں نے ایسے افراد کی دامے، درمے، سخنے امداد کی۔ اور آج تک کر رہے ہیں۔ ان حالات کا لازمی نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جماعت احمدیہ کے ہر مخلص فرد کے دل میں ان لوگوں کی حرکات پر رنج پیدا ہوا۔ اور اسے اس طرزِ عمل سے گونہ نفرت ہو گئی۔ غیر مبایعین ابتداء سے ہی جانتے تھے۔ کہ ان کی اس روش کا انجام کیا ہو گا مگر وہ "غیر از جماعت" لوگوں میں اپنی قبولیت کے جو خواب دیکھ رہے تھے۔ ان کے زعماء نے ان کو اس بارے میں جو سبز باغ دکھا رکھے ہیں۔ انہوں نے ان کو موقعہ نہ دیا۔ کہ وہ سنجیدگی سے مندرجہ بالا رویہ کے طبعی نتیجہ پر غور کر سکیں۔ اور اس سے بچنے کی کوشش کریں۔ آج بھی غیر مبایعین کے عوام۔ اور ان کے سرکردہ اصحاب کی گزشتہ تحریروں پر نظر کرنے والا مخلص احمدی دلفگار ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا ان میں سے ہر ایک جماعت احمدیہ کے محبوب خلیفہ کے خلاف۔ جماعت احمدیہ کے افراد کے خلاف نفرت پھیلانے اور بدگوئی کرنے میں گوئے سبقت لے جانا چاہتا تھا

اس روش پر ربع صدی گزرنے کے بعد جو غیر مبایعین کی آنکھ کھلی۔ تو انہوں نے دیکھا۔ کہ غیر احمدیوں میں ان کو کوئی پوچھتا نہیں۔ ان کی تعداد میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ عام طور پر غیر مبایعین کی روش کو منافقانہ طریق قرار دیا جاتا ہے۔ اس حالت کو مشاہدہ کر کے انہیں خیال ہوا کہ ہم نے غلطی کی۔ اور ہمیں جماعتِ قادیان کے بارے میں اپنے رویہ کو بدلنا چاہیئے اور ان میں تبلیغ کرنی چاہیئے۔ چنانچہ "پیغام صلح" لکھتا ہے:۔

"ایسا بورڈ مقرر کیا جائے۔ جو جماعت قادیان کے موجودہ رجحانات کا جائزہ لے اور اس کے بعد ان کی ذہنیت کے مطابق لٹریچر پیدا کرے۔ اور اس لٹریچر میں اس بات کو خاص طور پر ملحوظ رکھے۔ کہ ایسی باتوں کا ذکر نہایت نرم زبان میں کیا جائے۔ جن کے متعلق جماعت قادیان بہت سریع الحس ہو چکی ہے۔ ہمارا مطمح نگاہ حملہ کرنا نہ ہو۔ بلکہ ایسی غلط فہمیوں کو دور کرنا ہو۔ جو شومئے قسمت سے پیدا ہو چکی ہیں۔" (۸۔ جولائی ۱۹۳۹ء)

ہم جانتے ہیں۔ کہ غیر مبایعین کی اغلبیت کی ذہنیت اس قدر ماؤف ہو چکی ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کے بارے میں "نرم زبان" اور شریفانہ لہجہ کا استعمال جائز ہی نہیں سمجھتے۔ ان کے خورد و کلاں اسی مرض میں مبتلا ہیں۔ خود مولوی محمد علی صاحب کی ذہنیت یہ ہے۔ کہ خلیفہ وقت کو یزید کہنا کوئی گالی نہیں۔ ان حالات میں اس قسم کے "بورڈ" کا تقرر محض ایک نمائشی تجویز ہے۔ جسے غیر مبایعین عملی صورت دینے کے لئے تیار نہ ہوں گے۔ کیونکہ ان کی تبلیغ بجز اس کے اور کیا ہے کہ اے غیر از جماعت بھائیو! ہم تم کو مسلمان اور متقی سمجھتے ہیں۔ مرزا صاحب کو صرف ایک مجدد مانتے ہیں۔ قادیانی لوگ حضرت مرزا صاحب کو نبی یقین کرتے ہیں اور ان کے نہ ماننے والوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ اس لئے تم ہمیں چندہ دو؟

غرض غیر مبایعین کی تبلیغ کا نچوڑ صرف جماعت احمدیہ قادیان کے خلاف لوگوں کو بھڑکانا ہے۔ وہ اسی کا نام کامیابی رکھتے ہیں۔ چنانچہ "پیغام صلح" کے جس پرچہ میں "بورڈ" کی مندرجہ بالا تجویز شائع ہوئی ہے۔ اسی میں دوسری جگہ لکھا ہے:۔

"ہماری جماعت کو جگہ جگہ جلسے کر کے قادیانیت کے خلاف وسیع پیمانہ پر جہاد کرنا چاہیئے۔" (صٰ)

اندریں صورت "بورڈ" کی تجویز تو غیر ممکن العمل ہو گی۔ ہاں شائد اس طرح غیر مبایعین میں سے بعض کی بدزبانی میں کمی آ جائے۔ اور شائد ان کے "حملوں" میں کمی ہو جائے۔ اگر کوئی غلط فہمی ہے۔ تو شومئے قسمت سے نہیں۔ بلکہ غیر مبایعین کی خود پیدا کردہ ہے۔ جماعت قادیان کے رجحانات غیر مبایعین کی طرح تبدیل ہونے والی چیز نہیں۔ ہمارا عقیدہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی ہیں۔ اسی بناء پر حضور کی خلافت اور حضور کے منکرین کے کفر کے ہم قائل ہیں۔ اگر غیر مبایعین چاہتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ میں تبلیغ کریں۔ تو گالی گلوچ

(باقی دیکھیں صٰ ... کالم)

## حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

قادیان ۱۴ جولائی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق روزانہ ڈاکٹری اطلاع جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب دیا کرتے ہیں۔ اور جب حضور سفر پر ہوں تو چونکہ عموماً جناب ڈاکٹر صاحب موصوف کو ساتھ جانے کا فخر حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے سفر سے بھی وہ حضور کی صحت کے متعلق اخبار کو اطلاع دیتے رہتے ہیں۔ جس کے لئے نہ صرف "الفضل" بلکہ ساری جماعت ان کی ممنون اور شکرگزار ہے۔ حال میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے دھرمسالہ تشریف لے جانے پر دو تین روز تک جب حضور کی صحت کے متعلق کوئی اطلاع نہ موصول ہوئی تو جناب ڈاکٹر صاحب کو اس کے متعلق جوابی تار دیا گیا۔ اور بذریعہ تار یا ٹیلیفون جو صورت بھی مناسب ہو اطلاع دینے کے لئے کچھ خرچ بھی پیش کر دیا گیا۔ امید ہے کہ وہ روزانہ جس طرح بھی مناسب خیال فرمائیں گے حضور کی صحت کے متعلق اطلاع بھجوا دیا کریں گے۔ اور اس طرح تمام جماعت کے لئے تسلی اور اطمینان کا سامان مہیا کر کے بہترین دعائیں حاصل کریں گے۔

## مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ جولائی (بذریعہ ڈاک) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۱۲ جولائی کی جو ڈاکٹری اطلاع موصول ہوئی ہے وہ مظہر ہے کہ کل سے حضور کی طبیعت بوجہ سردرد ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

چونکہ آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ دھرمسالہ سے تشریف نہ لائے اس لئے خطبہ جمعہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بوجہ سردرد ناساز ہے، دعائے صحت کی جائے۔

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو گو افاقہ ہے مگر ابھی کلی صحت نہیں ہوئی۔ احباب دعائے صحت کریں۔

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی دوسری اہلیہ صاحبہ بہت بیمار ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

گزشتہ پرچہ میں خان صاحب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب کے نام کی بجائے خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کا نام لوکل رپورٹر کی غلطی سے دھرمسالہ سے واپسی کی خبر میں لکھا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## درخواست ہائے دعا

(۱) محمد اسمٰعیل صاحب ٹیلر میر علی کیمپ (وزیرستان) کی سترہ صد روپیہ کی چوری ہو گئی ہے ان کی مشکلات سے رہائی کے لئے (۲) منشی محمد حمید الدین صاحب قادیان کی صحت کے لئے (۳) محمد شریف صاحب حجام قادیان کی صحت کے لئے (۴) فیاض محمد خان صاحب کی مشکلات سے مخلصی کے لئے (۵) ماسٹر محمد عبد العزیز صاحب ایم۔ اے شورکوٹ کی صحت کے لئے جو بعارضہ تپ محرقہ بیمار ہیں۔ (۶) مولوی عبد الصمد صاحب وکیل حیدرآباد کے والد کی صحت کے لئے جو آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں اور (۷) چوہدری محمد شفیع صاحب گنھیالیاں کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

## چندہ تحریک جدید کی ادائیگی کے متعلق بعض مخلصین کے خطوط

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

"میں یہ بھی اعلان کر دینا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ بہت سے دوستوں کے وعدے تھے کہ وہ جون یا جولائی تک اپنے وعدے پورے کر دیں گے۔ اس کے لئے سب جماعتیں تحریک کریں کہ سب وعدے ۱۵ اگست تک ادا ہو جائیں۔ تا وہ ثواب میں چھ ماہ آگے بڑھ جائیں۔"

حضور کا خطبہ پڑھ کر بعض مخلصین نے جو خطوط ارسال فرمائے ہیں ان کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

(۱) حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ ۳۰ جون ملا۔ میں بوجہ ایک لڑکے اور ایک لڑکی کی گزشتہ اپریل میں شادیاں کرنے کے زیر بار ہو گیا تھا۔ اب حضور کا خطبہ پڑھ کر یہی فیصلہ کیا کہ سب سے پہلے اللہ تعالےٰ کا قرض ادا کیا جائے۔ چنانچہ باوجود مقروض ہونے کے میں نے اپنا اپنی اہلیہ موجودہ اور اہلیہ مرحومہ کا چندہ سو فی صدی ادا کر دیا ہے۔

(۲) میں نے آج آپ کے نام چندہ تحریک جدید سال پنجم کا بقیہ ۱۰۵ روپے کا ارسال کیا ہے اللہ تعالےٰ قبول فرمائے۔

(۳) میں چندہ تحریک جدید سال چہارم کے وعدہ کی رقم ۲۴۴ روپے ادا کر چکا اور سال پنجم کے لئے حسب وعدہ ۲۰ روپے ماہوار قسط ادا ہوتی رہی ہے۔ اب میں انشاء اللہ تعالےٰ یہ قسط تیس روپے ماہوار ادا کروں گا۔ ساتھ ہی اس کے اگر اللہ تعالےٰ نے سامان فرما دیا۔ تو میں بقیہ رقم یکمشت ہی ادا کرنے کی توفیق اللہ تعالےٰ سے چاہتا ہوں حضرت کے حضور دعا کے لئے عرض کریں۔

۳۰ جون کا خطبہ پڑھ کر ہر وعدہ کرنے والے کو فکر کرنا چاہیئے۔ کہ اس کا وعدہ زیادہ سے زیادہ ۱۵ اگست تک سو فی صدی پورا ہو جائے۔ اور یہ کوئی مشکل امر نہیں ہے۔ اللہ تعالےٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

### بقیہ صفحہ اول

اور بدزبانی کی بجائے اس اصولی مسئلہ کا فیصلہ کر لیں کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی ہیں یا نہیں۔ انہوں نے اپنی پرانی روش کا نتیجہ دیکھ لیا اب اصولی فیصلہ کی طرف توجہ کریں۔ اور اس کی بہتر صورت یہی ہے کہ اپنے امیر جناب مولوی محمد علی صاحب کو مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعودؑ پر فیصلہ کن مناظرہ کرنے کے لئے تیار کریں کیا غیر مبائعین اس کے لئے تیار ہوں گے؟

اگر اس کی طرف انہوں نے توجہ نہ کی تو سمجھا جائیگا کہ انکی غرض احقاق حق نہیں بلکہ جماعت احمدیہ قادیان کو تبلیغ کے پردہ میں شرارت پھیلانا اور فتنہ برپا کرنا ہے مگر وہ سن لیں کہ جو انجام قادیان پر حملہ کرنے والے سابقہ اصحاب الفیل کا ہوا ہے۔ اس سے بڑھ کر ان کا ہوگا۔ کیونکہ یہ احمدی کہلا کر اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا اقرار کرتے ہوئے اس مقدس مقام کی تخریب چاہیں گے جسے خدا تعالےٰ نے اس زمانہ میں بہت بڑا اعزاز بخشا۔ اور جسے اپنے رسول کی تخت گاہ قرار دیا۔

## ادیب فاضل میں کامیابی

امسال قادیان سنٹر سے اردو آنرز ادیب فاضل کے امتحان میں حسب ذیل نے کامیابی حاصل کی۔ (۱) مبارکہ بانو صاحبہ بنت مولوی عبد الرحیم صاحب نیر (۲) حمیدہ بانو صاحبہ نیر (۳) پیر محمد عبد اللہ صاحب نثار

# جہاد کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چند دن ہُوئے ایک دوست کی طرف سے مندرجہ ذیل سوالات موصول ہُوئے۔ جن کے جوابات بغرض افادہ عام شائع کئے جاتے ہیں:۔

(۱) پہلا سوال یہ ہے۔ کہ جہاد اور حرب میں کیا فرق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جہاد حرام ہے اگر اس سے مراد جہاد بالسیف ہے جس کا مطلب بزورِ شمشیر اسلام کی اشاعت ہے۔ تو یہ پہلے بھی حلال نہ تھا۔ اس کے حرام کرنے کا کیا مطلب اور اگر دفاعی جنگ مراد ہے۔ تو یہ پہلے بھی جائز تھی۔ اور اب بھی جائز ہے اس حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کونسا جہاد حرام کیا۔ اور "اب جہاد حرام ہے" کے الفاظ سے حضور نے کونسا جہاد مراد لیا:۔

جواباً عرض ہے۔ کہ جہاد اور حرب میں فرق ہے بھی۔ اور نہیں بھی۔ اسلام کے لئے دفاعی طور پر جنگ کرنے کا نام اصطلاحی رنگ میں جہاد ہے۔ اور جب دفاعی رنگ میں جنگ ہوگی تو وُہ جہاد حرب بھی ہوا۔ کیونکہ حرب کے معنے باہم مقابلہ و محاربہ اور منازلے کے ہیں یعنی گتھم گتھا ایک دوسرے پر حملہ کرنا اور جہاد کے لفظی معنے کوشش کرنے کے ہیں۔ جیسے عربی میں کہتے ہیں جَهِدَ فی الامر۔ اور جیساکہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وجاھدھم بہ جھاداً کبیرا۔ سو اس لحاظ سے دونوں لفظوں میں کافی فرق ہے۔ باقی یہ بات صحیح ہے۔ کہ جہاد بالسیف ابتدائی رنگ میں پہلے بھی حرام تھا۔ اور اب بھی حرام ہے۔ اور دفاعی جنگ اپنی شروط کے ساتھ پہلے بھی جائز تھی۔ اور اب بھی جائز ہے۔ اور اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسی قسم کی تبدیلی نہیں فرمائی۔ کیونکہ اسلامی شریعت کے احکام میں نہ حضور علیہ السلام تبدیلی کرنے آئے تھے۔ اور نہ ہی حضور کی بعثت کی غرض شریعت میں تبدیلی کرنا تھی:۔

رہا یہ کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ "اب جہاد حرام ہے"! حضور کی تمام تحریرات متعلقہ جہاد پڑھنے سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضور نے جہاد کے متعلق ایک بہت بڑی غلط فہمی کو دور فرمایا ہے۔ جو نہایت بُری طرح علمائے سُو نے عوام میں پھیلا رکھی تھی۔ ورنہ حضور نے نہ جہاد کے متعلق قرآنی تعلیم میں کچھ زیادتی فرمائی۔ اور نہ ہی کمی۔ اور نہ اُسے حرام کیا ہے۔ دراصل یہ غلطی محض اس وجہ سے لگتی ہے۔ کہ وُہ حالات جنہوں نے حضور علیہ السلام کو جہاد کے متعلق خامہ فرسائی کرنے۔ اور اس قدر زور دینے پر مجبور کیا۔ ان پر غور نہیں کیا جاتا۔ اور نہ حضور کی جہاد کے متعلق تحریرات کا مطالعہ کرتے وقت ان حالات کا نقشہ ذہن میں رکھا جاتا ہے:۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا دعوےٰ فرمایا۔ تو اس وقت حضور کے مخالف علماء اور معاندین نے عوام کو حضور کے دعوے کی تصدیق کرنے اور حضور پر ایمان لانے سے محروم رکھنے کا ایک ذریعہ یہ بھی اختیار کر رکھا تھا۔ کہ وُہ کہتے تھے مسیح و مہدی کی آمد پر دُنیا میں قتل و غارت کا بازار گرم ہوگا۔ اور آنے والا مسیح اپنے سانس اور تلوار سے کافروں کو ہلاک کرتا چلا جائیگا اور جو بھی اس کا انکار کرے گا۔ اس کی خیر نہیں ہوگی۔ مگر اس شخص میں چونکہ یہ علامات پائی نہیں جاتیں۔ اس لئے یہ مسیح موعود نہیں ہوسکتا۔ اس غلط فہمی کو تقویت دینے کے لئے انہوں نے جہاد اور دینی جنگ کے متعلق قرآنی احکام کو بھی بگاڑ کر لوگوں کے دلوں میں یہ کوٹ کوٹ کر بھر دیا تھا۔ کہ جہاد کے متعلق اسلامی تعلیم یہ ہے۔ کہ کافر کو جہاں کہیں بھی پاؤ۔ اس کے سامنے اسلام پیش کرو۔ اگر نہ مانے۔ تو فوراً اس کا سر تن سے جدا کر کے ثواب حاصل کرو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب ان کی یہ جہالت اور اپنی صداقت کو عوام میں محض اس غلط پراپیگنڈے کی وجہ سے مشتبہ ہوتے دیکھا۔ تو حضور نے ان فاسدانہ خیالات کے قلع قمع اور انسداد کے لئے جہاد کی حقیقت واضح فرمائی کہ جہاد کیا ہے۔ اور کب ضروری ہے اس کے وجوب کی شرائط کیا ہیں۔ سو حضور علیہ السلام نے جس جہاد کو حرام کیا ہے۔ وُہ وُہی جہاد ہے۔ جو علماء کا ایجاد کردہ ہے:۔

اسی غلط عقیدہ کے انسداد کی پیش گوئی کا ذکر حدیث شریف کے الفاظ یضع الحرب میں ہے۔ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پیشگوئی کے طور پر اس حدیث میں جہاں اسلام پر آخری زمانے میں بیرونی حملوں کی بوچھاڑ کی پیش گوئی۔ اور مسیح موعود کے ذریعے اس کے اندفاع کا ذکر یقتل الخنزیر۔ اور یکسر الصلیب کے الفاظ میں کیا۔ وہاں اسلام پر اندرونی دُشمنوں یعنی علماء کے حملوں کے متعلق یضع الحرب کے الفاظ میں پیشگوئی کے طور پر ذکر فرمایا۔ کہ مسیح موعود کو اندرونی حملوں کے انسداد کے لئے ضرورت ہوگی۔ کہ لڑائی اور جہاد کے متعلق جو بہت بڑی غلط فہمی اس وقت عوام میں پھیلی ہوئی ہوگی۔ اسکو دُور کرے۔ اس میں یہ پیش گوئی بھی مخفی ہے۔ کہ مسیح موعود کی آمد پر اسلام کو دفاعی جنگوں کی بھی ضرورت پیش نہ آئے گی۔ اور ایسے حالات پیش ہی نہ آئیں گے۔ جن میں اسلام کے لئے دفاعی جنگ کرنی پڑے۔ بلکہ اسلام اپنے جمال میں ہی ایسا کمال دکھائے گا۔ کہ سعید الفطرت لوگوں کے دل و دماغ میں گھر کرتا چلا جائے گا۔ اسی لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بعض جگہ جہاد کے لئے قطعی حرمت کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ کہ گویا اب اسلام کی تعلیم فطرتِ انسانی پر ایسا اثر کرتی چلی جائے گی۔ کہ عدم ضرورت کی وجہ سے ایک طرح جہاد یعنی دفاعی جنگ بھی حرام کے قائم مقام ہوگئی ہے اس کا یہ مطلب لینا نادانی ہوگی۔ کہ اگر کبھی آئندہ ایسے حالات اسلام کو پیش آجائیں۔ جن میں جہاد ضروری ہو۔ تو بھی جنگ نہ کی جائے گی۔ بلکہ حالات اور شرائط جب بھی پیدا ہو جائیں۔ جنگ جائز ہے:۔

علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دوسرے لوگوں کے عقیدے کے مطابق ان کو ملزم کرنے کے لئے ان پر حجت قائم کی ہے۔ گویا فرمایا ہے۔ کہ اول تو قرآن کریم کی رُو سے تمہارا مزعومہ جہاد جہاد ہی نہیں۔ لیکن اگر اسے جہاد کہہ لیا جائے۔ تو پھر بھی تم ہی ملزم ہو اور پھر بھی جہاد حرام ہے۔ کیونکہ تم خود مانتے ہو۔ کہ مسیح موعود کی نشانی یضع الحرب بھی ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"اگر فرض بھی کر لیا جائے۔ کہ اسلام میں ایسا ہی جہاد تھا۔ جیساکہ مولویوں کا خیال ہے۔ تاہم اس زمانہ میں وُہ حکم نہیں رہا۔ کیونکہ لکھا ہے۔ کہ جب مسیح موعود آئے گا۔ تو سیفی جہاد۔ اور مذہبی جنگوں کا خاتمہ ہو جائے گا"!

(رسالہ جہاد)

گویا دلیل خطابی سے حضور علیہ السلام مولویوں کے ایک عقیدے کے ذریعے ان کے دوسرے عقیدے کو ردّ فرما رہے ہیں:۔

خاکسار:۔ محمد صدیق از لنڈن

# جلسہ سالانہ کے انتظامات کیلئے چندہ کی اپیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان کا مبارک اجتماع یعنی جلسہ سالانہ جس کی بنیاد خدا تعالےٰ کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت رکھی جس کی برکات و فیوض سے ہر ایک احمدی آشنا ہے۔ جسے کبھی جلسہ سالانہ میں شمولیت کا موقعہ مل چکا ہے جب معمول آئندہ دسمبر کے آخری ہفتہ میں ہوگا انشاء اللہ۔ یوں تو خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ہر سال پہلے سال کی قیمت زیادہ بارونق ہوتا ہے لیکن چونکہ اس سال کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر خلافت جوبلی بھی منائی جانی ہے۔ اس لئے اس خصوصیت کی وجہ سے آئندہ جلسہ سالانہ انشاء اللہ نہائت ہی بارونق اور عظیم الشان ہوگا۔ اور یہ بھی لازمی ہے۔ کہ اس کے نتیجہ میں اس سال کے اخراجات جلسہ سالانہ بھی پہلے سالوں کی نسبت، زیادہ ہوں گے۔

سن رواں کا بجٹ جلسہ سالانہ معہ بقایا سال گزشتہ کے مبلغ تیس ہزار روپیہ سالانہ رکھا گیا ہے یعنی اس سال جماعت نے جلسہ سالانہ کے لئے مبلغ ۳۰ ہزار روپیہ چندہ فراہم کرکے دینا ہے۔ سال گزشتہ کی مجلس مشاورت پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے چندہ جلسہ سالانہ کو لازمی قرار دیتے ہوئے اس کی شرح ایک ماہ کی آمد یا اوسط آمد پر ۱۰ فیصدی مقرر فرمائی تھی۔ لیکن چونکہ اس شرح سے اخراجات جلسہ سالانہ کی مجوزہ رقم پوری نہیں ہو سکی۔ اور اخراجات کی نسبت چندہ میں ۶ ہزار روپیہ کی کمی رہی۔ اس لئے اس سال کے چندہ جلسہ سالانہ کی شرح ایک ماہ کی آمد یا اوسط آمد پر ۱۵ فیصدی تجویز کی گئی ہے جسے احباب اور جماعتوں نے آخر نومبر ۱۹۳۹ء تک ادا کرنا ہے۔ لہذا عہدیداران و دیگر احباب جماعت کو چاہیئے کہ ابھی سے اس چندہ کا مطالبہ اور وصولی شروع کر دیں۔ اور جوں جوں رقم وصول ہوتی جائے اس کو مرکزی خزانہ میں ارسال فرماتے جائیں۔

گزشتہ سال مجلس شاورت پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے چندہ جلسہ سالانہ کی تحریک فرماتے ہوئے ضلع گورداسپور کی جماعتوں کے متعلق فرمایا تھا کہ "اٹھارہ سو من گیہوں کا جمع کرنا ۱۸ سو من آٹا جلسہ سالانہ پر خرچ ہوتا ہے ضلع گورداسپور کے احمدیوں کے لئے کوئی بڑی بات نہیں ہے۔" اس لئے ضلع گورداسپور کی انجمنوں کو قبل ازیں توجہ دلائی جا چکی ہے۔ کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں چندہ جلسہ سالانہ میں غلہ گندم فراہم کرکے مرکز میں بھجوائیں۔

اسی طرح ضلع لائل پور اور سرگودھا کی دیہاتی انجمنوں کے متعلق بھی حضور نے فرمایا تھا۔ کہ اگر لائل پور اور سرگودھا کی جماعتوں کے ذمہ یہ بات ڈالدی جائے۔ کہ وہ سارا سال گھی جمع کرتے رہیں۔ اور میں تو سمجھتا ہوں۔ کہ اگر ضلع لائلپور اور سرگودھا کے دوست وہی گھی جو اپنے سروں کو لگایا کرتے ہیں چند روز نہ لگائیں۔ اور جمع کرتے رہیں تو اس سے کئی کنستر بھر سکتے ہیں۔"

پس حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کے ماتحت ضلع لائل پور اور سرگودھا کی زمیندارہ جماعتوں کو مطلع کیا جا چکا ہے۔ کہ وہ چندہ جلسہ سالانہ کے لئے گھی جمع کرنا شروع کر دیں اور ہر احمدی دوست سے زیادہ سے زیادہ گھی چندہ جلسہ سالانہ کی مد میں جمع کیا جائے اور کسی دوست کا گھی کسی صورت میں بھی اس کی ایک ماہ کی اوسط آمد پر پندرہ فی صدی سے کم نہ ہونا چاہیئے بلکہ زیادہ ہو۔ کیونکہ زمینداروں کے لئے جنس کا مہیا کر دینا نقد روپیہ دینے کی نسبت بہت آسان ہے۔

ان اضلاع میں اگر کوئی ایسا احمدی جو زمیندار نہ ہو۔ یا دودھ دینے والے مویشی نہ رکھتا ہو۔ تو ان سے بے شک چندہ جلسہ سالانہ میں نقدی وصول کر لی جاوے ورنہ سب سے گھی جمع کرنے کی کوشش کی جاوے باقی اضلاع اور ممالک کی دیہاتی اور شہری جماعتوں کو نقدی کی صورت میں چندہ جلسہ سالانہ ادا کرنا چاہیئے۔ اگر کوئی جنس دے تو اسے فروخت کرکے نقدی بھیجی جاوے۔

الغرض اس تحریک کے ذریعہ تمام طبقات کے احمدی احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ اس چندہ کی ادائیگی اور وصولی ایک ماہ کی آمد پر پندرہ فی صدی شرح سے اکٹھی کی جاوے۔ خواہ یکمشت یا بذریعہ اقساط۔ بہر حال آخر نومبر ۱۹۳۹ء تک سب کا چندہ وصول ہو جانا چاہیئے۔ اور مناسب ہوگا کہ ماہواری چندہ کے ساتھ مناسب اقساط میں آخر نومبر تک اس چندہ کو بسہولت ادا کر دیں۔ تا یکمشت ادا کرنا کسی کے لئے دوبھر نہ ہو۔

زمیندار احمدی بھائیوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ چندہ جلسہ سالانہ فصل ربیع سے ہی ادا کر دیں۔ تا ان کا ادا شدہ چندہ جلسہ سالانہ کے مصرف میں آسکے اگر اس چندہ کی ادائیگی کا انحصار فصل خریف پر رکھا گیا۔ تو وہ بہر حال جلسہ سالانہ کے بعد ہی وصول ہو سکے گا حالانکہ انتظامات جلسہ کے لئے جلسہ سالانہ سے قبل وصول ہو جانا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ تمام لجنات اماء اللہ اور خواتین کی مجالس کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ اپنی اپنی جگہ مستورات میں بھی کوشش کرکے اس چندہ میں حصہ لینے کی تحریک کریں اور سب بہنوں کو علیٰ قدر مراتب اس ثواب میں حصہ دار بنائیں۔ اور جس جگہ لجنات اماء اللہ اور مجالس خواتین نہ ہوں۔ وہاں عہدہ داران جماعت مقامی کو ہی عورتوں میں اس چندہ کی تحریک کرنی چاہیئے۔

الغرض کوشش ایسی ہو کہ کوئی احمدی فرد خواہ ملازم پیشہ ہو یا تاجر۔ زمیندار، یا دیگر پیشہ ور کوئی بھی اس چندہ سے مستثنیٰ نہ رہے۔ اور سب سے باشرح چندہ وصول کیا جائے۔ چونکہ گزشتہ سال بہت سی جماعتوں سے مجوزہ بجٹ کے مطابق باشرح چندہ وصول نہیں ہوا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت کے بہت سے احباب نے اس چندہ میں پوری طرح حصہ نہیں لیا۔ اس لئے اس غرض کے لئے فارم ارسال کیا جا رہا ہے اس میں ہر ایک شخص کی ایک ماہ کی آمد از روئے بجٹ درج کرکے پندرہ فیصدی شرح سے اس کے نام کے سامنے چندہ جلسہ سالانہ معہ بقایا سال گزشتہ درج کرکے آخر جولائی تک دفتر ہذا میں بھجوایا جائے۔ تا دیکھا جائے کہ بجٹ کے مطابق ہر ایک شخص کے چندہ جلسہ سالانہ کی رقم معین کر دی گئی ہے۔ اور پھر ہر ایک شخص کا اس چندہ کی ادائیگی کے متعلق جو وعدہ ہو یکمشت یا بذریعہ اقساط وہ بھی درج کیا جاوے۔ تا پڑتال کی جا سکے کہ احباب کے وعدہ کے مطابق چندہ مرکز میں آ رہا ہے۔ اور کس کا چندہ وعدہ کے مطابق وصول نہیں ہوا۔ اس غرض کے لئے مطبوعہ فارم دہندگان چندہ جلسہ سالانہ عہدیداران جماعت کی خدمت میں ارسال کئے جا چکے ہیں۔ براہ کرم وہ اس فارم کی ایک پڑت آخر جولائی ۱۹۳۹ء تک پُر کرکے دفتر ہذا میں واپس بھجوا دیں۔ اور دوسری پڑت پُر کرکے اپنے پاس رکھ لیں۔

عہدیداران جماعت مقامی کو چاہیئے کہ اس کام کو نہائت سرگرمی اور کوشش سے سرانجام دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

خاکسار:۔ فرزند علی عفی عنہ
ناظر بیت المال

# ہندوستان کے مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

## چوہڑوال ریاست کپورتھلہ

عبد الرب صاحب چوہڑوال ریاست کپورتھلہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت احمدیہ چوہڑوال کا سالانہ جلسہ ۱۱ و ۱۲ جون کو منعقد ہوا۔ جس میں مولوی دل محمد صاحب۔ مولوی علی محمد صاحب۔ مولوی بدر سلطان صاحب اور ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے شرکت کی۔ پہلے اجلاس میں عبد الرحیم صاحب شبلی نے "غیر ممالک کی سیاست" پر۔ مولوی بدر سلطان صاحب نے "وفات مسیح علیہ السلام" پر۔ اور مولوی دل محمد صاحب نے "ختم نبوت کی حقیقت" پر تقریر کی۔ حاضری امید سے زیادہ تھی۔

دوسرے اجلاس میں مولوی بدر سلطان صاحب نے "خاتم النبیین" پر۔ مولوی علی محمد صاحب اجمیری نے "صداقت مسیح موعود علیہ السلام و علامات و نشان ظہور مہدی" پر۔ اور مولوی دل محمد صاحب نے "حقیقت دجال" پر تقریر کی۔ اس عرصہ میں مولوی ابراہیم صاحب کھرڑانوالی آ گئے۔ جس پر غیر احمدی احباب نے خواہش کی۔ کہ پر امن طریق پر مناظرہ ہو جائے۔

چنانچہ شرائط طے ہونے کے بعد مسئلہ ختم نبوت پر مناظرہ ہوا۔ پہلی تقریر مولوی دل محمد صاحب نے کی۔ جس میں اجرائے نبوت کے ثبوت میں قرآن کریم سے چودہ آیات پیش کیں مگر اس کے رد میں مولوی ابراہیم صاحب سوائے آیت خاتم النبیین کے اور کوئی بات پیش نہ کر سکے اور ادھر ادھر کی باتوں میں اپنا وقت گزارتے رہے۔ اسی اثناء میں خلیفہ امام الدین صاحب مسلم لیگ کے والنٹیروں کے ہمراہ جتھے کی صورت میں آ گئے۔ اور مولوی دل محمد صاحب سے انہوں نے درخواست کی کہ موجودہ حالات کے پیش نظر ریاست میں فرقہ وارانہ سوال پیدا نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اہل ہنود باوجود ریاست میں تھوڑے ہونے کے مسلمانوں پر ظلم کر رہے ہیں۔ آپ مسلمانوں کے اتحاد کی خاطر مناظرہ بند کر دیں۔ اس پر مولوی صاحب موصوف نے ایک مختصر تقریر کی۔ اور بتایا کہ جماعت احمدیہ ہمیشہ سے مسلمانوں کے اتحاد کی کوشش کرتی آئی ہے۔ اور اسلام کی خاطر ہر طرح کی قربانی بھی کرتی رہی ہے۔ اور کر رہی ہے۔

مگر افسوس کہ مسلمانوں نے ہمیشہ بدظنی سے کام لیا۔ اور اس قسم کے موقعہ پر ہمیں دھوکہ دیتے رہے۔ لیکن اب میں صرف مسلمانوں کے اتحاد کی خاطر مناظرہ کو بند کرتا ہوں۔ اس پر مناظرہ بند ہو گیا۔ لیکن پبلک کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا۔ کہ جماعت احمدیہ ہر قسم کی قربانی کرتی ہے اور یہ موقعہ ان کے اس قول پر دلیل ہے۔ بہرحال جلسے کا پبلک پر گہرا اثر ہے۔

## لاہور

مولوی عبد الکریم صاحب آنریری سیکرٹری تبلیغ اطلاع دیتے ہیں کہ ۱۱ جون زیر صدارت شیخ بشیر احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ نیلا گنبد لاہور میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں ملک عبد الرحمن صاحب خادم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس زمانہ کے متعلق پیشگوئیاں کے موضوع پر ایک مدلل اور مبسوط تقریر کی۔

مخالفین نے اس موقعہ پر شور ڈالا۔ اور دوران تقریر میں کئی بار جانوروں کی سی آوازیں نکالتے رہے۔ صاحب صدر نے متعدد مرتبہ پولیس کو توجہ دلائی۔ کہ جلسہ میں شور و شر نہ ہونے دے۔ مگر پولیس ان فتنہ انگیزوں کو خاموش نہ کرا سکی۔ آخر میں ایک غیر احمدی دوست نے بعض سوالات کئے۔ جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔

## پونچھ

مولوی محمد حسین صاحب مبلغ اطلاع دیتے ہیں کہ عرصہ زیر رپورٹ میں جہلم کا سفر کیا۔ راستہ میں متعدد دوستوں کو تبلیغ کی۔ جن میں ہندو۔ سکھ عیسائی۔ مسلمان سب شامل ہیں۔ ایک آریہ سماجی سے حیدر آباد کے متعلق گفتگو شروع ہوئی۔ اس نے اس بات پر بہت زور دیا۔ کہ جب تک ہم حیدر آباد میں مذہبی آزادی سے قیود دور نہیں کرا لیں گے دم نہیں لیں گے۔ اس پر ان کو جواب دیا گیا۔ کہ مسلمانوں کے مذہبی احکام کو مد نظر رکھتے ہوئے ہندو ریاستوں میں جو مسلمانوں کی مذہبی آزادی اور اسلام قبول کرنے کے متعلق پابندیاں ہیں۔ ان کو بھی دور کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں یا نہیں۔ اس پر وہ خاموش ہو گیا۔ تبلیغ کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ اکثر دوست اب ہماری باتوں کو دلچسپی سے سنتے ہیں۔

## ریاست خیرپور سندھ

مولوی غلام احمد صاحب فرخ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں ٹانوری۔ محبت ڈیرہ ٹگسی میں دورہ کر کے جلسہ کیا گیا۔ جس میں احباب جماعت کو تبلیغ میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی گئی نیز تحریک کی گئی۔ کہ ہر احمدی کم از کم ایک نو احمدی سال کے اندر بنائے۔ اس تحریک پر خدا کے فضل سے جماعت نے جوش کے ساتھ وعدے کئے۔ جن کی فہرست حضرت امیر المومنین کی خدمت میں روانہ کر دی گئی ہے۔

اس عرصہ میں پندرہ افراد کو خصوصیت سے تبلیغ کی گئی۔ اور لٹریچر دیا گیا۔ اس دفعہ قریباً بیس غیر احمدی دوستوں نے جلسہ سالانہ میں شمولیت کا وعدہ کیا ہے۔ اللہ تعالے ان کو توفیق دے۔

## راولپنڈی

مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ لکھتے ہیں کہ عرصہ زیر رپورٹ میں ۲۲ احباب جماعت کو لے کر چنگا بنگیال کی جماعت کی تربیت اور وہاں ایک تبلیغی جلسہ منعقد کرنے کی غرض سے گیا۔ لیکن اتفاقاً اسی دن وہاں دو موتیں ہو گئیں۔ جس کی وجہ سے حاضری کا حقہ نہ ہو سکی۔

ہفتہ زیر رپورٹ میں تین جلسے ہوئے۔

الف۔ پبلک جلسہ چنگا بنگیال میں منعقد کیا گیا۔ جس میں جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض اور جماعت احمدیہ کے فرائض" کے مضمون پر میں نے لیکچر دیا۔ علاوہ تمام احمدیوں کے غیر احمدیوں نے بھی شرکت کی۔ دوسرے دن صبح میرا تربیتی لیکچر ہوا۔ جس میں میں نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے احمدیوں اور غیر احمدیوں میں نمایاں فرق بتلاتے ہوئے ان کو عملی میدان میں دوسروں پر فوقیت لے جانے کی تلقین کی۔

ب۔ جماعت کا ایک غیر معمولی اجلاس انتخاب امیر کے لئے منعقد ہوا۔ خاکسار نے سب سے پہلے قرآن کریم کی آیت ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا الخ سے ووٹ دینے والوں کے فرائض امیر کے فرائض اور پھر امیر اور اس کے ماتحتوں کے تعلقات پر روشنی ڈالی اسکے بعد انتخاب عمل میں آیا۔ بالآخر چوہدری عبد الرحمن صاحب امیر جماعت نے دوستوں کا شکریہ ادا کیا (ج) عہدیداران کا جلسہ ہوا جس میں بعض چیدہ چیدہ دیگر اصحاب الرائے احباب کو بھی بلایا گیا تھا۔

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے چار لیکچر دیئے دو پبلک دو مقامی۔ چنگا بنگیال کے احمدی اور غیر احمدی دوستوں سے انفرادی ملاقات کا موقعہ بھی ملا حسب دستور سابقہ روزانہ بعد نماز مغرب قرآن حدیث بخاری اور براہین احمدیہ کا درس دیتا رہا۔ روزانہ بعد نماز فجر خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام کشتی نوح کا درس ہوتا رہا۔ طالبات اور اطفال کی کلاسوں کو بھی اٹینڈ کرتا رہا۔ علاوہ ازیں خدام الاحمدیہ کے ممبروں کو عرصہ زیر رپورٹ میں ایک دفعہ ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## بیرونی مجالس خدام الاحمدیہ کو اطلاع

چونکہ مرکزی مجلس خدام الاحمدیہ بیرونی مجالس کی رپورٹوں کی اشاعت براہ راست الفضل میں مناسب نہیں سمجھتی۔ اس لئے آئندہ "الفضل" کو کوئی رپورٹ بھیجنے کی بجائے مرکزی مجلس کو بھیجی جائے۔ "الفضل" کو جو رپورٹ موصول ہو گی۔ وہ شائع نہیں کی جا سکے گی۔ البتہ اگر کوئی ایسا واقعہ جو فوری اشاعت کا متقاضی ہو۔ ارسال کیا جائے گا۔ تو "الفضل" شکریہ کے ساتھ شائع کرے گا۔

## تقرر عہدہ داران

(۱) جماعت احمدیہ تبولہ ضلع منٹگمری کے لئے مندرجہ ذیل مالی عہدہ داران منظور کئے جاتے ہیں: سیکرٹری مال۔ حکیم غلام محمد صاحب۔ محاسب۔ لال الدین صاحب۔

(۲) جماعت احمدیہ صدر گوگیرہ ضلع منٹگمری کے لئے شیخ منور الدین احمد صاحب دوکاندار کو امین مقرر کیا جاتا ہے۔

ناظر بیت المال قادیان

اہم ملکی معاملات اور حالات

# بمبئی میں امتناع شراب کی تحریک اور کانگرسی لیڈر

بمبئی کی کانگرسی حکومت نے امتناع شراب کی تحریک جاری کی ہے۔ جس کی مخالفت میں مسٹر بوس نے ایک بیان جاری کیا ہے۔ اس کے متعلق گاندھی جی نے ۱۳ جولائی کو ایبٹ آباد سے ایک بیان پریس کو دیا ہے۔ جس میں کہا ہے کہ مسٹر بوس نے اس اخلاقی کو فرقہ دارانہ رنگ دے کر بہت برا کیا ہے۔ یہ ہندو مسلمان۔ پارسی عیسائی سب کا یکساں فرض ہے۔ کہ ملک کو مے نوشی کی لعنت سے پاک کریں۔ کانگرس کی مجلس عاملہ نے بڑی محنت اور پورے غور کے بعد یہ پروگرام مرتب کیا تھا۔ مسٹر بوس نے اس کی مخالفت میں وہی دلیلیں دی ہیں۔ جو امتناع شراب کے مخالفین پیش کر رہے ہیں بمبئی کے مالکان جائداد کو اس لئے ایک کروڑ روپیہ بطور ٹیکس نہیں دینا پڑے گا۔ کہ وہ پارسی یا مسلمان ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ وہ مالکان جائداد ہیں۔ یہ ایک معمولی سا ٹیکس ہے جو امیروں کو اس بدسلوکی کے صلہ میں ادا کرنے پڑے گا۔ جو وہ اپنے غریب بھائیوں سے روا رکھتے ہیں۔ پارسیوں کے تمام بڑے بڑے لیڈر اس تحریک میں حکومت کا ساتھ دے رہے ہیں۔ تمام ہندوستان کے مسلمان بھی حکومت بمبئی کے اس اقدام سے متفق ہیں۔ اگر یہ کسی فرقہ دارانہ ذہنیت کا نتیجہ ہوتا۔ تو یہ حالت نہ ہوتی۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے بھی ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں کہا ہے کہ مسٹر بوس کو اس وقت اس پالیسی کی مخالفت نہیں کرنی چاہیئے تھی۔ اس پر اگر اعتراض کرنا ضروری تھا۔ تو اس کے لئے مناسب وقت وہ تھا۔ جب یہ وضع کی گئی تھی۔ مسٹر منشی ہوم ممبر حکومت بمبئی نے ایک بیان شائع کرایا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ یہ سکیم مسٹر بوس کی صدارت کے زمانہ میں وضع کی گئی تھی۔ اور آپ نے نہ صرف اسے منظور کیا تھا۔ بلکہ اس اخلاقی اصلاح کے پروگرام کو اختیار کرنے پر بمبئی گورنمنٹ کو مبارکباد دی تھی اور اگر یہ چیز ان کی صدارت کے زمانہ میں قابل مبارکباد تھی۔ تو اب کیونکر اس قدر قابل اعتراض بن گئی ہے۔

# فیڈریشن سکیم اور مسلمان

کراچی سے ۱۳ جولائی کی خبر ہے۔ کہ سر عبداللہ ہارون صاحب نے ایک بیان شائع کرایا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ فیڈریشن سکیم کے متعلق اس وقت بے شمار بیانات شائع ہو رہے ہیں۔ جن میں سے بعض بیانات ایسی ایسی تجاویز ہیں۔ جو درخور اعتنا ہیں۔ مثلاً سر شفاعت احمد سر عبدالحلیم غزنوی اور سر محمد یعقوب نے لکھا ہے۔ کہ اگر ایکٹ میں مسلمانوں کو چند اور تحفظات دیدیئے جائیں۔ تو مسلم لیگ کو اس سکیم کو منظور کر لینا چاہیئے۔ اور کسی ایسی سکیم کا مطالبہ نہیں کرنا چاہیئے۔ جو موجودہ سکیم کا بدل ہو۔ اگر مسلم لیگ نے اس کی مخالفت جاری رکھی۔ تو اس کے مفاد کو سخت نقصان پہنچیگا۔ اور یہ کہ مسلمانوں کا ایک نمائندہ وفد وائسرائے سے مل کر ان کو آگاہ کرے۔ کہ مسلمان کیا کیا اور کس قسم کے تحفظات چاہتے ہیں۔ لیکن میرے دوستوں کو یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ تحفظات کب تک مسلمانوں کو اس اکثریت کے اقتدار سے بچا سکیں گے۔ جسے اس سکیم نے غیر معمولی اختیارات سونپ دیئے ہیں۔ اگر کوئی اکثریت کسی اقلیت کو نقصان پہنچانا چاہے۔ تو کوئی ایجنسی یا عدالت اسے نہیں بچا سکتی۔ دنیا کی کوئی عدالت کسی کمزور قوم کو کسی طاقتور قوم کے ہاتھوں تباہ ہونے سے نہیں بچا سکتی۔ حتیٰ کہ مجلس اقوام بھی حبشہ کو اٹلی کی دست برد سے نہ بچا سکی۔

خواہ تحفظات کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو۔ موجودہ سکیم کو قبول کر لینے کے یہ معنے ہیں کہ ہم ہمیشہ کے لئے اکثریت کے اقتدار کو تسلیم کر لیں۔ مسلمان کسی ایسے مشورہ کو منظور نہیں کر سکتے۔ خصوصاً کانگرسی صوبوں میں جو تلخ تجربات ان کو حاصل ہو رہے ہیں۔ ان کی موجودگی میں جو انہیں ہمیشہ کے لئے ہندوؤں کا غلام بنا دے۔ ایسے عافیت کوش لیڈروں کا مشورہ کسی صورت قابل قبول نہیں۔ مسلمان اس سکیم کو نامنظور کر چکے ہیں۔ اور ملک کی نئی جغرافیائی تقسیم کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ تاکہ ہر جماعت دوسری کی مدد سے بے نیاز ہو کر ارتقائی منازل طے کر سکے اور تمام تر شخصیت سے رہ سکیں۔ اگر حکومت برطانیہ نے یہ سکیم مرتب کرنے پر دس سال صرف کئے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ اس کا بدل مرتب کرنے کے لئے مسلم لیگ کو ایک سال کی بھی مہلت نہ دی جائے۔ اس سکیم کو مسلمانوں پر ٹھونسنے کی جرأت وہی کر سکتا ہے۔ جو نو کروڑ انسانوں کے جذبات کا خون کرنے کے لئے تیار ہو۔ کانگرسی صوبوں میں مسلمانوں کے ساتھ جو کچھ گذر رہی ہے۔ اور گورنروں نے اقلیتوں کے مفاد سے جس بے اعتنائی کا ثبوت دیا ہے۔ اس سے ہمیں سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ اور سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ آئندہ ہمارے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ لیکن ہمارے لئے ابھی ایک امید کی کرن باقی ہے۔ اور وہ وائسرائے کی ذات ہے۔ انہوں نے اپنے عہد میں ہمیشہ دانشمندی انصاف اور ہمدردی سے کام لیا ہے۔ اور اب بھی ہمیں کامل امید ہے۔ کہ وہ نو کروڑ افراد کو بھیڑیوں کے آگے ہرگز نہ پھینکیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# فیڈریشن سکیم کا مستقبل

شملہ سے ۱۳ جولائی کی ایک خبر ہے۔ کہ حکومت اور والیان ریاست کے مابین مسئلہ فیڈریشن کے متعلق ایک گول میز کانفرنس منعقد ہونے والی ہے۔ جس کی تحریک ایوان والیان ریاست کی طرف سے کی گئی ہے۔ وائسرائے ہند نے اس تجویز کو اس شرط کے ساتھ مان لیا ہے۔ کہ والیان ریاست کی طرف سے فیڈریشن میں داخلہ کی منظوری کا اعلان کر دینے میں تاخیر نہ کی جائے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس کانفرنس میں والیان ریاست سے صاف الفاظ میں مطالبہ کیا جائے گا۔ کہ اپنے خیالات وضاحت کے ساتھ ظاہر کر دیں اور وقت مقررہ کے اندر اندر سوالات کا جواب دیدیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ ستمبر ۱۹۳۹ء تک اس امر کا فیصلہ ہو جائے گا۔ کہ فیڈریشن سکیم کا کیا حشر ہوتا ہے یہ امر بھی تقریباً یقینی سمجھا جاتا ہے۔ کہ والیان ریاست کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے ایکٹ میں کوئی تبدیلی ہرگز نہیں کی جائے گی۔ گو زبانی طور پر انہیں مطمئن کرنے کی ہر ممکن کوشش ہوگی۔ اسی سلسلہ میں یہ خبر بھی ہے۔ کہ اسمبلی کی میعاد میں ایک سال کی مزید توسیع کر دی جائے گی۔

گذشتہ دو سال سے وائسرائے ہند نے کوئی تقریر نہیں کی۔ ۸ اپریل ۱۹۳۷ء کے بعد سے آپ خاموش ہیں۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ ۱۰ ستمبر کو دونوں ایوانوں کے سامنے آپ ایک اہم تقریر کریں گے۔ جس میں فیڈریشن کے مستقبل کی وضاحت کی جائیگی اور والیان ریاست کے ساتھ جس حد تک بات چیت ہوگی۔ اسے بھی پیش کیا جائیگا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ والیان ریاست ہائے پنجاب نے اپنے ایک حالیہ اجلاس میں جو فیصلے کئے ہیں۔ ان کے متعلق وائسرائے اور وزیر ہند کے ساتھ نامہ و پیام کر رہے ہیں۔ گو یہ کانفرنس ختم ہو چکی ہے۔ مگر ابھی تک بعض با اثر والیان ریاست پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ اس سلسلہ میں تبادلہ خیالات کر رہے ہیں۔

کارخانہ اسلامی بھائیوں کی دوکان کشمیری بازار لاہور کا تیار کردہ سولہ پھولوں کا مجموعہ گلزار سینٹ فلاور استعمال کیا کریں۔ (مینیجر)

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

# اٹلی کے علاقہ سے انگریزوں اور فرانسیسیوں کا اخراج

روم سے ۱۳ جولائی کی خبر ہے۔ کہ برطانیہ۔ فرانس اور پولینڈ کے جو لوگ اٹلی کے ایک سرحدی علاقہ تیرول میں مقیم تھے۔ انہیں حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ جلد از جلد وہاں سے نکل جائیں۔ اس تمام علاقہ کو غیر ملکیوں سے صاف کیا جا رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس حکم کے رو سے سینکڑوں خاندانوں کو وہاں سے نکلنا ہوگا۔ جو لمبا سال سے وہاں آباد ہیں۔ حکومت اٹلی نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے۔ کہ اس علاقہ کو خالی کرانا فوجی اور سیاسی ضروریات کے لئے ضروری ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان غیر ملکیوں کے متعلق خفیہ پولیس کی بعض اطلاعات کی بنا پر یہ اقدام کیا گیا ہے۔ بعض لوگوں کو تو فوراً وہاں سے نکل جانے کا حکم دیا گیا ہے لیکن بعض کو کچھ عرصہ تک اپنے کاروبار کو ختم کرنے کی مہلت دیدی گئی ہے۔ متعلقہ ممالک کے سفراء نے اٹلی کے وزیر خارجہ سے اس سلسلہ میں ملاقات کی اور صرف دریافت حال کیا۔ احتجاج نہیں کیونکہ یہ بے سود تھا۔ برطانوی اخبارات لکھ رہے ہیں۔ کہ اس اخراج کی وجوہ بیان کی گئی ہیں۔ وہ غلط ہیں۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ عنقریب جرمن افواج درہ برینر سے گذرنے والی ہیں۔ اور جنوبی تیرول کا علاقہ چونکہ اس درہ سے ملحق ہے۔ اس لئے ڈکٹیٹر اس بات کو پسند نہیں کرتے۔ کہ ان کی حرکات و سکنات کا علم دوسروں کو ہو۔

لنڈن سے ۱۳ جولائی کی خبر ہے۔ کہ آج دارالعوام میں اس اخراج کے متعلق سوالات کئے گئے۔ ایک ممبر نے تجویز پیش کی۔ کہ اس کے جواب میں تمام اطالوی باشندوں کو انگلستان سے نکال دیا جائے۔ نائب وزیر خارجہ نے کہا۔ کہ برطانوی سفیر متعینہ روم اس بارہ میں اطالوی حکومت سے بات چیت کر رہے ہیں۔ برطانوی باشندوں کی جائیدادوں کی قیمت کی ادائیگی کے متعلق حکومت اٹلی نے ہمدردانہ غور کا وعدہ کیا ہے۔ اور اس کا یہ حکم چونکہ عام ہے اور سب غیر ملکی باشندوں پر حاوی ہے۔ اس لئے یہ مناسب نہیں۔ کہ برطانیہ سے اطالوی باشندوں کو نکال دیا جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# جرمنی کے وزیر پروپیگنڈا کا آتشیں مقالہ

برلن سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ جرمنی کے پروپیگنڈا منسٹر ڈاکٹر گوئبلز نے ایک اخبار میں مضمون شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ گذشتہ جنگ عظیم کے وقت جرمنی کو ایسی حالت میں جنگ میں شامل ہونے پر مجبور کر دیا گیا تھا جبکہ وہ اس کے لئے بالکل تیار نہ تھا۔ مگر اب حالات مختلف ہیں۔ برطانیہ کے لئے بہتر یہی ہے۔ کہ وہ جرمنی کے ساتھ نہ الجھے۔ اور اس کے ہمدردوں کو چاہئیے۔ کہ اسے بتا دیں۔ کہ اس کی خیر اسی میں ہے۔ کہ ہمارے ساتھ مصالحتی رویہ رکھے۔ پچھلی جنگ کی ذمہ واری بھی برطانیہ پر عاید ہوتی ہے۔ اور اگر اسی طرح اب بھی اس نے ہمارے ساتھ متصادم ہونے کی جرأت کی۔ تو اسے بہت جلد معلوم ہو جائے گا۔ کہ حالات بالکل بدلے ہوئے ہیں۔ اب ساری اگلی پچھلی کسر نکل جائے گی۔ اور اسے آٹھ کروڑ جرمنوں سے پیچھا چھڑانا مشکل ہو جائے گا۔ آٹھ کروڑ جرمن اسوقت متحدہ محاذ میں موت سے کھیلنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ اور اب "تخت یا تختہ" کا فلسفہ ان کے پیش نظر ہے۔ ہمیں اب شکست اسی صورت میں ہو سکتی ہے۔ کہ ایک بھی جرمن زندہ نہ رہے۔ جرمنی اسوقت ایک ایسا بارود خانہ ہے کہ جو پھٹنے کے ساتھ ہی تمام دنیا کو فنا کر دے گا۔ اور جرمنی کی تباہی یورپ کی تباہی ہوگی صنعت و حرفت اور امن و امان کی تباہی ہوگی۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جرمنی کی تباہی اتنی آسان نہیں۔ جتنی کہ برطانوی مدبرین سمجھ بیٹھے ہیں۔ اس لئے انہیں جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہئیے۔ ہم نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ دنیا میں ایک تھرڈ کلاس طاقت کی حیثیت سے نہیں رہیں گے۔ آٹھ کروڑ جرمنوں کی بود و باش۔ تجارت صنعت و حرفت کی ترقی اور مواد خام کی فراہمی کے لئے ہمیں مستعمرات کی اشد ضرورت ہے۔ اور ہماری اس آواز کو اگر دنیا نے نہ سنا تو پھر ہمیں اسے سننے پر مجبور کرنا پڑے گا۔ ہم دنیا کی از سر نو تقسیم چاہتے ہیں۔ کیونکہ پہلی تقسیم کے وقت ہمارے ساتھ انصاف نہیں کیا گیا۔ معاہدہ ورسائی کے وقت ہماری کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہمارے لئے جو حالات پیدا کر دیئے گئے ہیں۔ ہم عرصہ تک ان پر قناعت نہیں کر سکتے۔ اسوقت جرمن قوم کی قیادت ایسے لوگوں کے ہاتھ میں نہیں۔ جنہوں نے اس مردود معاہدہ پر دستخط کر دیئے تھے۔ آج ہٹلر کا فیصلہ جرمن قوم کے لئے ایمان کی حیثیت رکھتا ہے۔ اتحادی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ جرمن قوم کو ہٹلر سے بدظن کر دیا جائے۔ مگر وہ اس مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے مذاکرات اور گفتگوئیں محض ہمیں کمزور بنانے کے ذرائع ہیں۔ اور ہم ان کی حقیقت سے بخوبی آگاہ ہیں۔ ہم اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ طاقت کے بغیر دنیا میں کوئی مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور مقاصد برآری کے لئے قوت پیدا کرنا اشد ضروری ہے۔ برطانیہ ہمیں سفاک۔ ظالم اور درندے ظاہر کر کے اپنے آپکو مہذب و شائستہ بنا رہا ہے۔

فارم ۱

## فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۔ انجلا قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسکہ بھاوا رام ولد سنت رام ذات تیرہ سکنہ اسلام والہ تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۹ ۷/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور صدر جھنگ پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۶ ۶/۳۹

(دستخط) خان بہادر میاں غلام رسول صاحب تمیم چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

دوائی اٹھرا

# حب اٹھرا رجسٹرڈ

محافظ جنین

استقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول رض کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست قے پیچش۔ درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کا مونہہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحب رض طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے سنہ ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تا کہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر: حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رض اینڈ سنز ۱۰۰ دواخانہ عین الصحت قادیان

**شملہ** ۱۳ جولائی - حکومت ہند نے اعلان کیا ہے - کہ ہندوستانی فوج کو عہد حاضرہ کی ضروریات کے مطابق بنانے کے لئے محکمہ فوج نے فیصلہ کیا ہے - کہ آئندہ فوج میں مستری اور الیکٹریشن زیادہ سے زیادہ بھرتی کئے جائیں گے۔

**شملہ** ۱۳ جولائی - حکومت ہند اور حکومت جاپان کے نمائندے ان دنوں ایک تجارتی کانفرنس منعقد کرنے والے ہیں - حکومت ہند نے سر عبد اللہ ہارون کو ہندوستانی نمائندوں کا غیر سرکاری مشیر مقرر کیا ہے۔

**امرتسر** ۱۳ جولائی - معلوم ہوا ہے کہ مقامی میڈیکل سکول کو کالج بنا دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جس کے پرنسپل میجر بشیر محمد ہی رہیں گے۔

**لنڈن** ۱۲ جولائی - معلوم ہوا ہے کہ ۹ ستمبر کو برطانیہ کی بری - بحری اور فضائی افواج کی زبردست نمائش ہو گی - ملک معظم اس کا معائنہ کریں گے۔

**بمبئی** ۱۳ جولائی - حکومت بمبئی نے حکم دیا ہے کہ جب تک کسی سکول یا کسی ادارہ کے تمام متعلقین متفق الرائے نہ ہوں بندے ماترم کا گیت نہ گایا جائے

**کلکتہ** ۱۳ جولائی - مسٹر فضل الحق وزیر اعظم کی صحت خراب ہے - اور اس وقت وہ اپنے فرائض کی بجا آوری کے قابل نہیں ہیں - ان کے ایک رفیق کار ان کی قائمقامی کریں گے۔

**ڈینزگ** ۱۳ جولائی - معلوم ہوا ہے - کہ یہاں جرمنی کی مزید فوجیں اور گولہ بارود داخل کیا گیا ہے - متعدد جنگی جہاز بھی یہاں پہنچ گئے ہیں - چار جہازوں میں اب انتظام کیا گیا ہے - کہ غند العزوت سرنگیں بچھانے کا کام دے سکیں

**ٹوکیو** ۱۳ جولائی - آج تمام بازاروں اور گلیوں میں برطانیہ کے خلاف مظاہرے کئے گئے - بے شمار پوسٹر تقسیم کئے گئے - جن میں کئی اشتعال انگیز فقرات درج تھے - مثلاً یہ کہ برطانیہ کی ناک توڑ دو - جنرل چیانگ کائی شیک کی پیٹھ ٹھونکنے والا شیطان برطانیہ۔

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

**لکھنؤ** ۱۳ جولائی - سر علی امام کے فرزند سید رضا امام تپ محرقہ کی وجہ سے انتقال کر گئے ہیں۔

**لنڈن** ۱۳ جولائی - آج برطانوی پارلیمنٹ میں ضمنی بجٹ کی منظوری دی گئی اور محکمہ فوج کی سپلائی کے لئے مزید ۱۴ کروڑ ۴ لاکھ پونڈ اور فضائی فوج کے لئے چار کروڑ پونڈ منظور کئے گئے

**حیدر آباد** ۱۳ جولائی - مقامی پولیس نے مقامی آریہ سماج کے سکرٹری کو حکم دیا ہے کہ فوراً شہر سے نکل جائے اور جب تک دوبارہ اجازت نہ حاصل کرے - واپس نہ آئے۔

**لنڈن** ۱۳ جولائی - آج ہاؤس آف کامنز میں وزیر اعظم نے اعلان کیا - کہ بارہ ہزار ریٹائرڈ بحری اور ریزرو سپاہیوں کو حکم دیا گیا ہے - کہ ۱۲ جولائی سے واپس ملازمت پر آجائیں - ملک معظم ۹ اگست کو ۱۳۰ جنگی جہازوں کے ریزرو بیڑے کا معائنہ کریں گے

**ٹوکیو** ۱۳ جولائی - برطانیہ و جاپان کی گفت و شنید کے متعلق جاپانی کیبنٹ نے اپنی پالیسی معین کر لی ہے - معلوم ہوا ہے - کہ برطانیہ سے مطالبہ کیا جائیگا - کہ جیانگ کائی شیک کی امداد سے دست بردار ہو جائے - اور جاپان کے ساتھ تعاون اور نیک نیتی سے پیش آنے کا ثبوت بہم پہنچائے - کیونکہ اس کی اس پالیسی کا نتیجہ اسے چین میں بھگتنا پڑے گا۔

**ٹوکیو** ۱۳ جولائی معلوم ہوا ہے کہ مانچوکو اور منگولیا کی سرحد پر پھر جنگ شروع ہے - جاپانی اطلاعات مظہر ہیں کہ روسی ٹینکوں نے بھاری توپ خانہ کے ساتھ آگے بڑھنے کی کوشش کی - مگر انہیں پسپا ہونا پڑا - ۱۱ طیارے گولیوں سے نیچے گرا لئے گئے۔

**شنگھائی** ۱۳ جولائی جاپانی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ وہ چین کی تین بندرگاہوں یعنی چانچو - ٹنگز تان اور چانوشن پر حملہ کرنا چاہتی ہے - اس لئے تمام غیر ملکی جہاز ۱۵ جولائی تک ان بندرگاہوں سے نکل جائیں۔

**ڈیرہ اسمٰعیل خان** ۱۳ جولائی - حکومت صوبہ سرحد نے حکم دیا ہے - کہ مغنی آباد ستیہ آگرہ کے تمام قیدی فوراً رہا کر دئیے جائیں ان قیدیوں میں خود ان کے فرزند عبید اللہ خان بھی

**کراچی** ۱۳ جولائی - ادم منڈلی کی عمارت پر حکومت کے قبضہ کے بعد منڈلی کے صدر ادم بادے نے چار بنگلے کرایہ پر لے لئے ہیں - اور منڈلی کا کام بدستور جاری ہے - لڑکیاں اس کے پاس آتی ہیں - اور سارا دن ان بنگلوں میں رہتی ہیں۔

**گوجرہ** ۱۳ جولائی - یہاں گھی -/۸/۶۴ گوجرہ میں -/-/۳۹ لائل پور میں -/۲/۳۸ ہے - اوکاڑہ میں گندم -/۱/۳ لائل پور میں -/۳/۲ اور گوجرہ میں گندم ڈیڑھ -/-/۲ اور شربتی -/۲/۲ نخود -/۱۳/۲ لائل پور میں -/۱۴/۲ اوکاڑہ میں ½۱/۱۴/۲ ہے - امرتسر میں سونا ۱/۳۸ اور چاندی ۲۶/۸/-

**بمبئی** ۱۳ جولائی - ریاست اندور کے پبلسٹی افسر نے اعلان کیا ہے کہ مہاراجہ ہلکر نے شہر اندور میں پبلک جلسوں پر عائد شدہ پابندیاں منسوخ کر دی ہیں - اور آزادی تقریر بحال کر دی گئی ہے۔

**دہلی** ۱۳ جولائی - سوامی سہجانند جنرل سکرٹری آل انڈیا کسان سبھا کو حکومت پنجاب نے حکم دیا ہے - کہ ایک سال تک حکومت کی اجازت کے بغیر پنجاب میں داخل نہ ہوں۔

**لنڈن** ۱۳ جولائی - حکومت برطانیہ کی وزارت دفاع نے روغنی فولاد کی بنی ہوئی ہزاروں زرہیں لوگوں میں تقسیم کر دی ہیں - اور تجربہ کیا گیا ہے کہ پانچ پانچ سو پونڈ وزنی بم بھی ۲۰ فٹ کے فاصلہ پر اس کے پہننے والے کو نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

**شنگھائی** ۱۳ جولائی - ایک ہولناک طوفان نے یہاں قیامت بپا کر دی - ہزاروں درخت جڑوں سے اکھڑ گئے - بازاروں میں پانی کے دریا بہہ رہے ہیں - کئی جانیں بھی ضائع ہو چکی ہیں۔

**شملہ** ۱۳ جولائی - اخباروں کے ایڈیٹروں کے معیار کو بلند کرنے کے لئے مرکزی اسمبلی میں ایک ممبر کی طرف سے یہ بل پیش کرنے کا نوٹس دیا گیا ہے - کہ ایڈیٹری کے لئے کم سے کم تعلیمی معیار میٹرک پاس ہونا چاہئیے۔

**لنڈن** ۱۳ جولائی - فلسطین میں یہودیوں کے خلاف قانون داخلہ کا نتیجہ یہ ہوا ہے - کہ وزیر نو آبادیات نے دارالعوام میں اعلان کیا - کہ آئندہ چھ ماہ تک یہودیوں کا داخلہ بند کر دیا گیا ہے۔

**لاہور** ۱۳ جولائی - حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے - کہ آتشیں اسلحہ رکھنے کے لائسنس کے حصول یا ان کی تجدید کے وقت فیس نقدی کی صورت میں ادا کرنا ضروری ہے - آئندہ صرف نقدی ہی قبول کی جائے گی۔


## امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھئے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب - یو - پی اور صوبہ سرحد میں دن بدن بڑھتی جا رہی ہے اور بہترین درسگاہ

## سکول آف الیکٹریشنز لدھیانہ

ہے جو گورنمنٹ رجسٹرڈ بھی ہے - اور ایڈڈ بھی - ہر مذہب و ملت کے تقریباً یکصد طلباء اس منظور شدہ درسگاہ میں تعلیم پا رہے ہیں - فیس ماہوار لی جاتی ہے - پراسپکٹس مفت ملتے ہیں۔ (مینیجر)


عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah